علامہ ابن الہمام کا فقہی منہج: فتح القدیر کا اختصاصی مطالعہ

Jurisprudential Method of Allama Ibn Hammam: Research review of Fateh al-Qadir

Hafiz Muhammad Umar Farooq
Phd Scholar, Quran o Tafseer Department
Allama Iqbal Open University Islamabad
m.umarfarooq.pk@gmail.com

Hafiz Moazzum Shah
Lecturer Shariah Department,
Allama Iqbal Open University Islamabad
smoazzum@gmail.com

ABSTRACT

Fateh al-Qadeer has a prominent place in all the interpretations of Hudaya. This Sharh is considered as one of the most reliable books of Hanafi jurisprudence. This book contains very high and useful knowledge collection which is derived from the original sources of Hadith, Tafsir, Fiqh etc. Sharh Fateh al-Qadir is a great Sharh of "Al Hudayah". This Sharh is a proof of Allama Ibn Hammam's maturity and expertise in jurisprudence. Allama Ibn Hammam, while writing the Sharh Fateh al-Qadir, has tried hard to ensure that it is a complete and comprehensive Sharh of Hudayah and that all the qualities found in a good Sharh should be present in it. This book draws a map of the scholarly personality of Allama Ibn Hammam. From the beginning to the end of the book, the author's personality shines through. He disputes the arguments and gives priority between different opinions and keeps mentioning his own particularities.

مقدمہ

شرح فتح القدیر "الھدایہ" کی ایک عظیم الشان شرح ہے یہ شرح علامہ ابن ہمام کی علم فقہ میں پختگی اور مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ الہدایہ کے مشکل مقامات کی وضاحت، دلائل میں بیان کردہ احادیث و اقوال کی تشریح، فقہی مسئلہ کو دلائل وبراہین سے مزین کرنا اور فقہی قواعد و اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے فروعی مسائل کے احکامات بیان کرنا اس شرح کی ممتاز خصوصیات ہیں۔

علامہ ابن ہمام نے 829ھ کو فتح القدیر لکھنا شروع کی اور مسلسل تیس سال تک لکھتے رہے لیکن کتاب الوکالۃ تک پہنچے ہی تھے کہ زندگی نے وفا نہیں کی اور آپ عدم سدھار گئے۔ باقی ماندہ حصہ شیخ شمس الدین احمد بن قواد المعروف بقاضی زادہ نے مکمل کیا اور اس کا نام "نتائج الافکار فی کشف الرموز والاسرار" رکھا۔[1]

فتح القدیر کی اہمیت و خصوصیات

ہدایہ کی جتنی بھی شروحات موجود ہیں ان سب میں فتح القدیر کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ یہ شرح فقہ حنفی کی معتبر کتب میں شمار کی جاتی ہے۔ اس شرح کو درج ذیل امور کی وجہ سے باقی شروحات سے امتیاز حاصل ہے۔

1: اس کا اسلوبِ بیان نہایت سادہ ہے، عمدہ ترتیب ہے اور بہترین عنوانات سے مزین ہے۔

2: یہ کتاب فقہ حنفی کے اصل مصادر میں بھی شمار کی گئی ہے کیونکہ صاحبِ کتاب مذہبِ حنفی کے اصول و فروع پر ید طولیٰ رکھتے تھے۔

3: اگرچہ علامہ ابن ہمام حنفی تھے لیکن شرح فتح القدیر میں علامہ نے مذہبِ حنفی کے بیان اور اُن کے علماء کی آراء کے بیان پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اکثر مسائل میں دوسرے مذاہب کے احکام بھی بیان فرمائے یہاں تک کہ دوسرے مذاہب کے علمآء کی آراء دلائل و مناقشت کے ساتھ تفصیلاً بیان فرمائی ہیں۔ اس لیے شرح فتح القدیر کو "الفقہ المقارن" کی کتب میں سے شمار کیا جا سکتا ہے۔

4: یہ کتاب بہت اعلیٰ اور مفید علمی ذخیرہ ہے جو مختلف فنون جیسے حدیث، تفسیر، فقہ وغیرہ کے مصادرِ اصلیہ سے ماخوذ ہے۔

5: شرح فتح القدیر میں مختلف اصول کے ذیل میں آنے والی فروعات کی بطریق احسن تخریج کی گئی ہے۔

6: یہ کتاب علامہ ابن ہمام کی علمی شخصیت کا نقشہ کھینچتی ہے۔ کتاب کے شروع سے لے کر آخر تک مؤلف علیہ الرحمۃ کی شخصیت جھلکتی نظر آتی ہے۔ وہ دلائل کا مناقشہ کرتے ہیں اور مختلف روایات کے درمیان ترجیح دیتے ہیں اور جابجا اپنے تفردات کا ذکر بھی کرتے جاتے ہیں۔[2]

7: شرح فتح القدیر مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر لکھی گئی ہے۔اسی وجہ سے یہ تمام فقہی مذاہب کیلئے ایک اہم مجموعہ مسائل تصور کی جاتی ہے۔

فتح القدیر میں علامہ ابن ھمام کا منہج تحقیق

علامہ ابن ہمام نے شرح فتح القدیر لکھتے وقت اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ یہ ہدایہ کی مکمل وجامع شرح ہو اور ایک شرح میں پائی جانے والی تمام خوبیاں اس میں موجود ہوں۔ ذیل میں ہم کچھ نکات کے ذریعے اس شرح میں علامہ ابن ہمام کے منہج کی تفصیلا وضاحت کرتے ہیں۔

ا۔ علامہ ابن ھمام باب کی شرح شروع کرنے سے پہلے ایسی پیاری تمہید باندھتے ہیں کہ سارے باب میں بیان شدہ مسائل کا اجمالی خاکہ کھل کر سامنے آجاتا ہے اور قاری کو شروع ہی سے ادراک ہو جاتا ہے کہ اس باب میں ہم کن مسائل کو تفصیلا پڑھیں گے۔ مثلا باب صدقۃ الفطر کی ابتداء ایسے فرماتے ہیں:

(باب صدقة الفطر) الكلام في كيفيتها وكميتها وشرطها وسببها وسبب شرعيتها وركنها ووقت وجوبها ووقت الاستحباب۔[3]

2۔ علامہ ابن ھمام کسی بھی باب کی شرح شروع کرنے سے پہلے ایک دو جملے ضرور ذکر کرتے ہیں جن میں اس باب یا عنوان کی پچھلے باب یا عنوان سے وجہ مناسبت یا وجہ تاخیر بیان کرتے ہیں۔

مثلا صاحب ہدایہ نے باب شروط الصلوٰۃ التی تتقدمہا کے بعد باب صفۃ الصلوٰۃ کا باب ذکر کیاہے۔ باب صفۃ الصلوٰۃ میں علامہ ابن ہمام ان الفاظ کے ذریعے ما قبل سے مناسبت بیان کرتے ہیں:

شرع فی المقصود بعد الفراغ من مقدماتہ قبل الصفۃ[4]۔

یعنی مقدمہ کے بعد مقصودی باب کو شروع فرمارہے ہیں اور صفات اور عوارضات کو بعد میں بیان فرمائیں گے۔

ایسے ہی کتاب الحج کی شرح شروع کرنے سے پہلے کتاب الحج کی کتاب الصوم سے وجہ تاخیر ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

أخره عن الصوم لأنه عبادة قهر النفس ، إذ ليس حقيقته سوى منع شهواتها ومحبوباتها التي هي أعظمها عندها ، كالأكل والشرب والجماع ، بخلاف غيره من الصلاة والحج وغيرهما فإن حقيقتها أفعال هي غير ذلك[5]۔

مذکورہ عبارت سے کتاب الحج کی وجہ تاخیر معلوم ہو جاتی ہے ۔

3۔ عموما علامہ ابن ہمامؒ باب کے آخر میں ایک عنوان- تتمۃ و فروع- کے نام سے باندھتے ہیں۔ اس عنوان میں ان مسائل کا ذکر کرتے ہیں جن کا تعلق ما قبل باب سے ہے اور صاحب ہدایہ نے ان کو بیان نہ کیاہو۔

باب ادراک الفریضہ کا اختتام اس طرح کرتے ہیں:

[فرع]صلى الكافر بجماعۃ حُكم باسلامہ[6]۔

اور بعض اوقات ایک مخصوص باب کے درمیان میں بھی ضمنی مسائل کا تذکرہ کرنے کیلئے فرع کا عنوان لگا کر اس میں ان مسائل کا ذکر فرماتے ہیں جن کو صاحب ہدایہ نے اس موقع پر ذکر نہیں فرمایا۔

کتاب الحج میں باب الاحرم کے بیچ میں فرع کا عنوان لگا کر کچھ ذیلی مسائل کا ذکر فرماتے ہیں:

[فرع] اذافرغ من السعی يُستحب لہ ان يدخل فيصلی ركعتين[7]۔

4۔ بعض اوقات مغلق عبارت کی وضاحت یا اپنے موقف کے استدلال کیلئے علم بلاغت وعلم نحو کا سہارا بھی لیتے ہیں مثلا:

وقد حكى سيبويه عن بعض العرب لب على أنه مفرد لبيك ، غير أنه مبني على الكسر لعدم تمكنه هذا هو المشهور فيها .وقيل : ليس هنا إضافة والكاف حرف خطاب ، وإنما حذفت النون لشبه الإضافة .وقيل : مضاف إلا أنه اسم مفرد وأصله لبى قلبت ألفه ياء للإضافة إلى الضمير كألف عليك الذي هو اسم فعل ، وألف لدى فرده سيبويه ، بقول الشاعر :

دعوت لما نابني مسورا فلبى فلبي يدي مسور

حيث ثبتت الياء مع كون الإضافة إلى ظاهر.[8]

یہاں لفظ لبیک کی لغوی تحقیق بہت پیارے انداز سے کی گئی ہے۔

ایسے ہی ایک اور جگہ یوں استدلال فرماتے ہیں:

(فصل في تكبير التشريق) والإضافة بيانية أي التكبير الذي هو التشريق[9]

5۔ صاحب ہدایہ نے جہاں مسائل کے دلائل ذکر کرتے ہوئے احادیث رسول بیان کیں ہیں اور وہ احادیث ان الفاظ کے ساتھ موجود نہیں تو علامہ ابن ہمام نہ صرف اس پر نقد کرتے ہیں بلکہ اس موقف کے اثبات کیلئے دیگر صحیح احادیث بیان بھی فرماتے ہیں۔ مثلا

فصل (قوله : والتكبير أن يقول ، إلى قوله : وهو مأثور عن الخليل) لم يثبت عند أهل الحديث ذلك ، وقد تقدم مأثورا عن ابن مسعود رضي الله عنه عند ابن أبي شيبة وسنده جيد ، وقال أيضا : حدثنا يزيد بن هارون ، حدثنا شريك قال : قلت لأبي إسحاق : كيف كان يكبر علي وعبد الله بن مسعود ؟ قال : كانا يقولان الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر ، الله أكبر ولله الحمد ، ثم عمم عن الصحابة فقال : حدثنا جرير عن منصور عن إبراهيم قال : كانوا يكبرون يوم عرفة وأحدهم

مستقبل القبلة في دبر الصلاة : الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر ، الله أكبر ولله الحمد .
وكذا في الحديث الضعيف الذي ذكرناه على ما رواه الدارقطني عن جابر ، فظهر أن جعل التكبيرات ثلاثا في الأولى كما يقوله الشافعي لا ثبت له .[10]

یہاں صاحب ہدایہ کی ذکر کردہ حدیث مبارک کا رد بھی کیا اور ساتھ ساتھ اسی مسئلہ پر دیگر احادیث بھی ذکر فرمائیں۔

ایسے ہی ایک اور جگہ یوں نقد کیا:
(قوله وأبد ضبعيك) غريب ، وإنما رواه عبد الرزاق عن ابن عمر قال ------[11]

6- بعض اوقات علامہ ابن ہمامؒ بعض دوسری کتب فقہ سے ایک مکمل فصل اٹھا کر ذکر کر دیتے ہیں۔
مثلاً کتاب الصلوٰۃ "باب سجود السہوِ" میں علامہ ابن ہمامؒ فرماتے ہیں:
ثم رأيتُ ان اكتب تمام فصل السجدات المذكورة فى مختصر المحيط[12]۔
اور پھر آگے ساری فصل اسی کتاب سے بیان کی۔ اسی طرح اسی باب میں آگے جا کر ایک مکمل فصل بدائع الصنائع سے بیان کی؛ اور یوں بیان فرمایا:
أمّا اذا كان المتروك ركوعا فلنسق فصله بتمامه من البدائع[13]۔
ایسے ہی ایک اور جگہ سے المبسوط سے پوری فصل ان الفاظ میں ذکر کی:
[فرع] نفيس من المبسوط[14]۔

7۔ صاحب ہدایہ کی جو رائے علامہ ابن ہمامؒ کو خطأ یا تسامح لگتی ہے تو وہ اس کا جابجا ذکر فرمادیتے ہیں۔ اور اس کی تصحیح کر دیتے ہیں نیز مزید دلائل سے اس رائے کا غلط ہونا بھی بیان فرماتے ہیں۔ مثلاً کتاب النکاح میں صاحب ہدایہ عبد کے نکاح کا مسئلہ اس طرح بیان فرماتے ہیں:
لا يجُوز نكاح العبد والأمَةِ الاّ باذن مولاہما وقال مالكؒ يجوز نكاح العبد لأنّہٗ يملک الطّلاق فيملكُ النكاح[15]۔

علامہ ابن ہمامؒ کے اس مسئلہ کی وضاحت اور شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
قولہٗ لا يجوزُ نكاح العبد الا باذن سيّده، اى لا ينفُذ ،فانہ ينعقد موقوفاً عندنا وعند مالكؒ[16] و رواية عن أحمد[17]، وما نسب الى مالكؒ فى الكتاب ليس مذہبہ[18]۔

8۔ علامہ ابن ہمامؒ مسائل کے دلائل کے طور پر نہ صرف احادیث ذکر کرتے ہیں بلکہ ہدایہ میں موجود احادیث کی تخریج اور رواۃ پر بحث بھی اس تفصیلی انداز سے کرتے ہیں کہ گویا کوئی فقیہ نہیں بلکہ محدث ہے۔ مثلاً ایک مسئلہ میں علامہ ابن ہمام حدیث ذکر کرنے کے بعد یوں تخریج کرتے ہیں:

أخرجه أصحاب السنن الأربعة من حديث ابن عمر .
وفيه شعبة ، قال الترمذي اختلف أصحاب شعبة فيه ، فرفعه بعضهم ووقفه بعضهم ، ورواه الثقات عن عبد الله بن عمر عنه صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه صلاة النهار ، وكذا هو في الصحيحين ، وقال النسائي : هذا الحديث عندي خطأ ، وقوله في سننه الكبرى إسناده جيد لا يعارض كلامه هذا لأن جودة السند لا يمنع من الخطأ من جهة أخرى دخلت على الثقات ، ولهذا رواه الحاكم في كتابه في علوم الحديث بسنده ، ثم قال : رجاله ثقات إلا أن فيه علة يطول بذكرها الكلام انتهى[19]۔

9۔ علامہ ابن ہمام نے شرح فتح القدیر میں صرف احناف کے علماء کے اقوال ہی بیان نہیں فرمائے بلکہ دیگر فقہاء کے اقوال بھی ان کی کتب سے پیش کئے ہیں۔ نہ صرف پیش کئے ہیں بلکہ ان کی شرح اور تفصیل و توجیہ بھی بیان کی ہے۔ اور اس بات کا خصوصی اہتمام کیا ہے کہ اختلافی مسائل میں دیگر مذاہب کی آراء بھی سامنے لائی جائیں اور پھر ان کے دلائل بھی ذکر کئے۔ احکام بیان کرنے میں اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا کہ کوئی بھی حکم دلیل درج کئے بغیر ذکر نہ کیا جائے۔ اس قول کی دلیل آپ کی ساری کتاب ہے اور علامہ کا یہ منہج ہمیں پوری کتاب میں ہر جگہ نظر آتا ہے۔

10۔ علامہ ابن ہمام نے شرح فتح القدیر میں اصول فقہ سے بھی کثیر مسائل ذکر کئے ہیں، جیسے علامہ ابن ہمامؒ قواعد فقہیہ کا کثرت سے تذکرہ کرتے ہیں ایسے ہی اصول فقہ بھی کثرت سے بیان فرماتے ہیں۔ مثلاً:

ولا يُشترط فى الدلالۃِ اولويّۃ المسكوت بالحكم عن المذكور بل المساواة تكفى فيہ[20]۔

ایک دوسری جگہ پر ہے:

أنّ الحكم لا يحتاجُ فى بقائہ الى بقاء علّتہ لثبوت استغنائہ فى بقائہ عنها شرعاً لما عرف فن الرّق والرمل فلا بدّ فى خصوص محل يقع فيہ الانتفاء عند الانتفاء من دليل يدل على ان هذاالحكم مما شرع مقيداً ثبوتہُ بِثُبوتها[21]۔

11۔ صاحب ہدایہ کی عبارت یا موقف پر اگر کوئی اعتراض ہوا ہے یا کسی اور شارحِ ہدایہ نے صاحب ہدایہ کی عبارت پر نقد کیا ہو تو علامہ ابن ھمام اس کا تذکرہ بھی کرتے ہیں اور اس نقد پر صاحب ہدایہ کی

جانب سے جواب بھی دیتے ہیں مثلا باب الاستسقاء کی شرح کرتے ہوئے امام زیلعی نے کفایہ میں اس موقف کی تردید کی کہ استسقاء میں کوئی مسنون نماز ثابت نہیں تو علامہ ابن ھمام اس کو یوں بیان کرتے ہیں:

قوله : قال أبو حنيفة إلخ) مفهومه استنانها فرادى وهو غير مراد (قوله : ورسول الله صلى الله عليه وسلم استسقى ولم ترو عنه الصلاة) يعني في ذلك الاستسقاء فلا يراد أنه غير صحيح كما قال الإمام الزيلعي المخرج ، ولو تعدى بصره إلى قدر سطر حتى رأى قوله في جوابهما قلنا فعله مرة وتركه أخرى فلم يكن سنة لم يحمله على النفي مطلقا وإنما يكون سنة ما واظب عليه ، ولذا قال شيخ الإسلام : فيه دليل على الجواز .[22]

12- علامہ ابن ہمامؒ فتح القدیر میں کثرت سے قواعد فقہیہ کا ذکر کرتے ہیں اور ان پر جزئیات کی تطبیق بھی کرتے ہیں جو کہ تفصیلا اس مقالہ کے دوسرے، تیسرے اور چوتھے ابواب میں بیان کیا جائے گا۔

13۔ علامہ ابن ہمامؒ نے بعض مواقع پر فقہی احکام کو اشعار کی صورت میں بھی بیان کیا ہے تا کہ یاد کرنے میں آسانی ہو۔ جیسا کہ مکرہ کی طلاق کے مسئلے میں یوں بیان فرمایا ہے:

أنّ جميع ما ثبت مع الاكراه عشرۃ ُ تصرفاتٍ، النكاح والطلاق والرجعۃ و الايلاء والفيئ والظہار والعتاق والعفو عن القصاص و اليمين والنذر، قال و جمعتها ليسهُلَ حفظہا فی قولی[23]:

يصح مع الاكراه عتق ورجعۃ نكاح وايلاء طلاق مفارقی

وفيئ ظہار واليمين ونذره وعفو لقتل شاب عنہ مفارقی

اور کبھی آپ لغوی یا فقہی استدلال کیلئے بھی اشعار ذکر کرتے ہیں مثلا

الأول أن يحمل ما ورد من لفظ " على " في نحو قوله على كل حر وعبد على معنى كقوله:

إذا رضيت علي بنو قشير لعمر الله أعجبني رضاها[24]

14۔ علامہ ابن ہمام نے مسائل اور ان کے دلائل، نیز علمآء کے اقوال صرف ذکر کر دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ ساتھ میں اپنی رائے اور توجیہ بھی بیان کی اور جس موقف کو درست سمجھا اس کا اظہار بھی کیا اور دلیل سے اس کا اثبات بھی کیا ہے۔ یعنی آپ اپنی اس شرح میں صرف ناقل ہی نہیں ہیں بلکہ ایک محقق کے طور پر اپنی رائے کا جابجا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔ مثلا

1. قيل لا يجوز ولو بعذر ، وقيل يجوز بلا عذر ، وليس بشيء يلتفت إليه بل لا يحل عندي نقله كي لا يشتهر۔[25]
2. والذي يقع عندي أن هذا من تصرف المصنفين
3. أقول : هذا ساقط جدا (كتاب الوكالہ)
4. فالأولى عندي الاعتبار بوجدان الملوحة لصحيح الحس ، لأنه لا ضرورة في أكثر من ذلك القدر
5. وهذا صريح في الخلاف ، والذي يقوى عندي استنان الترتيب لا تعينه ، والله سبحانه وتعالى أعلم .
6. وقول أبي يوسف عندي أوجه ؛ لأن الكتابة التي تطل بالبيع التي هي القائمة عنده۔ وغیرہ

15۔ اختلافی مسائل کو بیان کرتے ہوئے مخالف علمآء کیلئے الفاظ کے چناؤ میں ادب کو ملحوظ خاطر رکھنا اور براہ راست نام لے کر نہ پکارنا بھی علامہ ابن ہمام کا طریقہ رہا مثلا:

1. وظن بعض الفضلاء أن قوله في النهاية ولأن ضمان المبيع في يد البائع ضمان ملك
2. وقال بعض الفضلاء في بيان قوله وقد يكون فيها التعاوض أيضا كما إذا كان وكيلا بالبيع أو الشراء مثلا انتهى .أقول : هذا سهو ظاهر
3. وطعن فيه بعض الفضلاء حيث قال : نسبة هذا الكلام إلى نفسه عجيب
4. وقول من جعل الفتوى على قولهما خلاف مقتضى الترجيح
5. ورد عليه بعض الفضلاء حيث قال۔
6. واستشكله بعض الفضلاء بأن الكلام لا يتناول إلا للمسألة الأولى
7. وأجاب بعض الفضلاء عما ذكره صاحب العناية بوجه آخر۔

ان تمام مواقع پر الفاظ کے چناؤ میں آپ کی احتیاط معلوم کی جاسکتی ہے۔

علامہ ابن ھمام کے تفردات

علامہ ابن ھمام ذی رائے ہونے کی وجہ سے بعض اوقات علماء احناف کے جمہور مسلک سے اختلاف کرتے ہیں اور جابجا اس کا ذکر کرتے ہیں جن کو ان کے تفردات میں شمار کیا جاتا ہے یہ ایک تفصیل طلب موضوع ہے جس کی تفصیل میں جانا یہاں مطلوب نہیں۔ مختصراً یہ کہ علامہ ابن ھمام کے تفردات کو ھم دو انواع مین تقسیم کر سکتے ہیں

1۔ اصول میں احناف سے اختلاف

2۔ فقھی مسائل و احکام میں احناف سے اختلاف کرنا اور دوسرے مذاہب کو لینا

اصول میں احناف سے اختلاف

علامہ ابن ھمام احناف کے بعض اصول میں احناف سے اختلاف کرتے ہیں۔ مثلا درج ذیل اصولوں میں علامہ کا موقف احناف کے مروجہ موقف سے ہٹ کر ہے:

الامر بعد الحظر [26]

الامر المطلق عن الوقت [27]

الامر المقید بالوقت [28]

کتاب اللہ کے عام کی قیاس کے ذریعے تخصیص [29]

حقیقی اور مجازی معنی کو ایک ہی وقت میں مراد لینا [30]

اجتھاد کے ذریعے نسخ کا ثبوت [31]

التعلیل بالعلۃ القاصرۃ [32]

خبرِ واحد اور قیاس میں تعارض کی صورت میں ترجیح[33]

ان اور ان جیسے دیگر کچھ اور اصولوں میں علامہ کا موقف احناف کے موقف سے مختلف ہے۔

فقہی مسائل و احکام میں احناف سے اختلاف کرنا اور دوسرے مذاہب کو لینا

علامہ ابن ھمام نے مختلف مسائل میں احناف کے موقف کو چھوڑ کر شوافع، مالکیہ یا حنابلہ کے موقف کو لیا ہے۔ ایسے تمام مسائل کو علامہ کے تفردات میں شمار کیا جاتا ہے ان کی تفصیل یہاں مقصود نہیں۔

فقہی قاعدہ بیان کرنے میں علامہ کا منہج

فتح القدیر بنیادی طور پر قواعد فقہ کی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کا موضوع علم فقہ ہے لہٰذا اس میں اگر قواعد بیان بھی ہوئے ہین تو وہ ضمناً ہی بیان ہوئے ہیں۔ قواعد بیان کرنا اور پھر ان پر متفرع جزئیات کی تطبیق کرنا مصنف علیہ الرحمہ کا مقصد ہر گز نہ تھا اس لئے شرح میں بیان شدہ قواعد کو ہم درج ذیل عنوانات سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔

قواعدِ فقہ کو بیان کرنے کی صورتیں

شرح میں بیان شدہ قواعد کا مجموعی طور پر جائزہ لیا جائے تو معلوم پڑتا ہے کہ علامہ ابن ھمام نے درج ذیل دو صورتوں میں قواعد بیان فرمائے ہیں:

1۔ مختلف مسائل کے احکام کی وضاحت اور تعلیل میں

عموماً زیادہ تر قواعد اسی مد میں بیان ہوئے ہیں کہ جہاں کسی حکم شرعی کی دلیل علامہ ابن ھمام قرآن و سنت سے دیتے ہیں وہیں اس کی تائید میں قواعد فقہ کے ذریعے استدلال بھی کرتے ہیں

2۔ اختلافی مسائل میں کسی موقف کی صحت کی تائید میں

وہ مسائل جن کے احکام کے بارے میں علمآء میں اختلاف پایا جاتا ہے وہاں بھی علامہ ابن ھمام اپنے مذہب کی تائید میں قواعد فقہ بیان کرتے ہیں اور ایسے ہی دوسرے مذاہب کے علمآء کے موقف کی دلیل میں ان کے ہاں مسلمہ قواعد ذکر کرتے ہیں اور مقصود اس سے یہ بتانا ہوتا ہے کہ مسائل میں اختلاف کی اصل وجہ اصول و قواعد میں اختلاف کا ہونا ہے ایک امام کے ہاں ایک قاعدہ کا اعتبار ہے جبکہ دوسرے کے ہاں دوسرا قاعدہ معتبر ہے۔

قاعدہ کیلئے الفاظ کا چناؤ

علامہ ابن ھمام کے ذکر کردہ قواعد کے الفاظ کو دیکھا جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کچھ قواعد تو یقینا انہیں الفاظ سے مذکور ہیں جو الفاظ اس قاعدہ کیلئے مشہور ہیں یا جن الفاظ سے اس قاعدہ کو دیگر فقہاء کرام نے بیان فرمایا ہے لیکن قواعد کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی بھی ہے جو اپنے مشہور الفاظ کے ساتھ بیان نہیں ہوئے اور اس کی بنیادی وجہ وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی کہ اس شرح میں علامہ کا بنیادی مطمع نظر قواعد کو بیان کرنا نہ تھا کہ آپ قواعد کو ان کے مشہور الفاظ میں ذکر کرنے کا اہتمام فرماتے۔

مثلا درج ذیل الفاظ قاعدہ ملاحظہ ہوں:

انتهاء الحكم بانتهاء علته

ايجاب المشروط ايجاب الشرط

ماثبت شرعابمالا مدخل للراى فيهالا يتعدٰى بها

يقتصر الجواز على محل الضرورة

التزام بعض مالا يتجزء التزام للكل وغیرہ

یقینا یہ قواعد درج ذیل الفاظ سے زیادہ مشہور و معروف ہیں نہ کہ ان الفاظ سے جن سے علامہ نے ان کو ذکر کیا ہے۔

ماثبت علی خلاف القیاس فغیرہ لا یقاس علیہ

المعلق بالشرط یجب ثبوتہ عند ثبوت الشرط

الاصل ان تزول الاحکام بزوال عللھا

الضرورۃ تتقدر بالضرورۃ

ذکر بعض مالا یتجزء کذکر کلہ

بعض مشہور قواعد پر شروط و قیودات کا اضافہ

علامہ ابن ہمام نے چند مشہور قواعد پر کچھ قیودات کا اضافہ فرمایا جن کے ذکر کرنے سے اس قاعدہ کی جامعیت و مانعیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً ایک مشہور قاعدہ ہے العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب اس قاعدہ کو علامہ ابن ہمام نے ان الفاظ کے ذریعے بیان فرمایا:

العبرۃ وان کانت لعموم اللفظ لا لخصوص السبب لکن لا بد ان یثبت الحکم فی السبب اوّلا بالذات لاَنہ المقصود بہ قطعاً ثم فی غیرہ علی ذٰلک الوجہ۔

مذکورہ قید کے اضافے سے قاعدہ کی مانعیت بڑھ جاتی ہے

بعض قواعد فقہ پر نقد

ایسے ہی بعض قواعد فقہ پر علامہ ابن ہمام نقد بھی فرماتے ہیں جس میں وہ عمومی رائے سے ہٹ کر رائے قائم فرماتے ہیں۔ مثلا قاعدہ ہے المعلق بالشرط یجب ثبوتہ عند ثبوت الشرط ولا یجب عند عدمہ۔

اس قاعدہ کو علامہ ابن ہمام ایسے ذکر فرماتے ہیں:

المعلق بالشرط لا یوجب عدم الحکم عند عدم الشرط بل ھو موقوف علی قیام الدلیل۔

نتائج بحث

1۔ فتح القدیر "الھدایہ" کی ایک ممتاز شرح ہے۔اس کا اسلوبِ بیان نہایت سادہ ہے، عمدہ ترتیب ہے اور عبارت بہترین عنوانات سے مزین ہے۔

2۔ یہ کتاب علامہ ابن ھمام کی علمی شخصیت کا نقشہ کھینچتی ہے۔کتاب کے شروع سے لے کر آخر تک مؤلف علیہ الرحمۃ کی شخصیت چھلکتی نظر آتی ہے۔وہ دلائل کا مناقشہ کرتے ہیں اور مختلف روایات کے درمیان ترجیح دیتے ہیں اور جابجا اپنے تفردات کا ذکر بھی کرتے جاتے ہیں۔

3۔ علامہ ابن ہمام نے اس کتاب میں محققانہ منہج اختیار کیا ہے۔آپ ابواب کے شروع میں تمہید باندھتے ہیں اور ربط بھی بیان فرماتے ہیں۔

4۔ علامہ ابن ھمام ہدایہ کی مغلق عبارات کی وضاحت کرتے ہوئے علم بلاغت و علم نحو کا سہارا لینے کے ساتھ ساتھ اشعار بھی بھی ذکر کرتے ہیں۔

5۔ علامہ ابن ھمام ذی رائے ہونے کی وجہ سے بعض اوقات علماء احناف کے جمہور مسلک سے اختلاف کرتے ہیں اور جابجا اس کا ذکر کرتے ہیں

6۔ علامہ ابن ہمام نے بعض مشہور قواعد فقہ پر شروط قیودات کا اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ چند قواعد فقہ پر نقد بھی کیا ہے۔

حوالہ جات

---

1 ۔ الشوکانی، محمد بن علی، البدر الطالع، 202/2

2 ۔ او قاسیں، کمال، القواعد الاصولیہ فی کتاب فتح القدیر، الرسالہ من جامعۃ الجزائر عام 2006م، ص79۔

3 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج2، ص285۔

4 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئیٹہ، ج۱، ص۲۸۰۔

5 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج2، ص410۔

6 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج۱ص ۵۰۲،
7 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج۲ص ۱۷۴،
8 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج2، ص442۔
9 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج2، ص79۔
10 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج2، ص80،81۔
11 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج1ص313۔
12 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج۱ص ۵۳۶،
13 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج۱ص ۵۳۸،
14 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج۶ص ۱۷،
15 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج۳۔ ص ۳۶۹،
16 ۔ القرطبي، أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463ھ۔) الكافي في فقه اهل المدينة، مكتبة الرياض الحديثة، الرياض، المملكة العربية السعودية، الطبعة الثانية، 1400ھ۔/1980م ج۱، ص ۲۴۶۔
17 ۔ ابن قدامة، أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعيلي المقدسي ثم الدمشقي الحنبلي، الشهير بابن قدامة المقدسي (المتوفى: 620ھ۔) المغني لابن قدامه، مكتبة القاهرة 1388ھ۔ 1968م ج۷، ص ۴۱۰۔
18 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج۳۔ ص ۳۶۹،
19 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج۱۔ ص467،
20 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج۵۔ ص ۲۲۰،
21 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج ۲۔ ص ۲۶۵،
22 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج2ص91۔
23 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج۳۔ ص ۲۷۴، ۱۷۴،
24 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج2، ص287۔
25 ۔ ابن ہمام، فتح القدیر، ج1ص313۔
26 ۔ الحاج: محمد بن امیر الحاج (المتوفی: 879ھ)، التقریر والتحریر علی التحریر لابن ہمام، دار الکتب العلمیۃ 1/307
27 ۔ ابن ہمام: کمال الدین محمد بن عبد الواحد السیواسی (المتوفی: 861ھ) فتح القدیر، مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ، 2/165
28 ۔ امیر بادشاہ، محمد امین بن محمود البخاری الحنفی (المتوفی: 972ھ)، تیسر التحریر علی کتاب التحریر لابن ہمام، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، 2/207
29 ۔ محولہ بالا 1/321-322
30 ۔ امیر بادشاہ، محمد امین البخاری الحنفی (المتوفی: 972ھ) تیسیر التحریر علی کتاب التحریر لابن ہمام، 2/37۔

[31] ۔ محولہ بالا3/208

[32] ۔ محولہ بالا4/5۔

[33] ۔ محولہ بالا3/116۔